"حصہ غزل"

علامہ محمد اقبال

(حالاتِ زندگی)

علامہ محمد اقبال ۱۸۷۷ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام شیخ نور محمد تھا۔ جو سیالکوٹ میں کشمیری شالوں اور ٹوپیوں کی تجارت کرتے تھے۔ ابتدائی تعلیم مسجد میں حاصل کی۔ مشن سکول سیالکوٹ سے میٹرک پاس کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ جہاں سے ایم اے فلسفہ کا امتحان پاس کیا اور اورینٹل کالج لاہور میں تاریخ و فلسفہ کے لیکچرار مقرر ہوگئے۔ پھر گورنمنٹ کالج لاہور میں انگریزی کے لیکچرار مقرر ہوگئے۔

۱۹۰۵ء میں مزید تعلیم کے حصول کے لیے انگلستان چلے گئے۔ وہاں سے بیرسٹرایٹ لاء (Barrister-at-Law) اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ کچھ عرصہ گورنمنٹ کالج لاہور میں انگریزی اور فلسفہ پڑھاتے رہے۔ پھر ملازمت چھوڑ کر وکالت کرنے لگے۔ حکومت برطانیہ نے انہیں ''سر'' کا خطاب دیا۔ ۱۹۲۴ء میں وہ پنجاب کی مجلس قانون ساز کے ممبر منتخب ہوئے۔ کل ہند مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس منعقدہ الٰہ آباد میں اپنا تاریخی خطبہ دیا۔ مسلمانانِ ہند کے لیے ایک علیحدہ وطن کا تصور پیش کیا۔ جس کی بنا پر اُنہیں پاکستان کے تصور کا خالق اور قومی شاعر تسلیم کیا جاتا ہے۔

شاعر کی حیثیت سے اقبال کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ اُن کے سامنے ایک واضح مقصد تھا۔ لہٰذا اُن کا کوئی شعر مقصدیت سے خالی نہیں۔ وہ ادب برائے ادب کے نہیں بلکہ ادب برائے زندگی کے قائل ہیں۔ اُنہوں نے مسلمانانِ عالم بالخصوص مسلمانانِ ہند کو اُخوت، علم اور خودی کا درس دیا۔

اقبال کی اکثر غزلوں اور نظموں میں بلا کی روانی پائی جاتی ہے۔ اُن کے کلام کی ایک نمایاں خصوصیت اِن کا ترنم ہے۔ اِس مقصد کے لیے اُنہوں نے مترنم اور رَواں دواں بحروں کا انتخاب کیا۔ سوز و گداز اُن کے کلام کو اور بھی دل آویز بنا دیتا ہے۔ موسیقیت کے لیے تکرارِ لفظی اور ہم آواز الفاظ کے استعمال سے بھی خوب کام لیا ہے۔

کلام اقبال کی ایک اور نمایاں خوبی نئی نئی اور خوبصورت تراکیب ہیں۔ یہ تراکیب اقبال کی اپنی ایجاد ہیں۔ اُنہوں نے اپنی شاعری میں عقل پر عشق کو ترجیح دی ہے۔ وہ خودی کے استحکام کے لیے عشق کو ضروری قرار دیتے ہیں۔

بانگِ درا، بالِ جبریل، پیامِ مشرق، ضربِ کلیم، اسرارِ خودی، رموزِ بے خودی، زبورِ عجم اور جاوید نامہ ان کی مشہور تصانیف میں شامل ہیں۔

عمر کے آخری حصے میں بیمار رہے اور ۲۱ راپریل ۱۹۳۸ء کو وفات پائی اور بادشاہی مسجد کے احاطے میں دفن ہیں۔

غزل

(علامہ محمد اقبال)

مقاصدِ تدریس

۱۔ اُردو غزل گوئی کی تاریخ میں شاعرِ مشرق کا مقام بتانا۔
۲۔ شاعرِ مشرق کی اُردو غزل گوئی کے فنی محاسن بتانا۔
۳۔ صنائع و بدائع سے روشناس کرانا۔
۴۔ طلبہ سے کسی غیر مطبوعہ یا تکنیکی (کمپیوٹر) متن لکھوانا۔

خاص الفاظ وتراکیب

سوئے کوفہ ۔ کشاد ۔ فاش ۔ رموزِ قلندری ۔ خانقا ۔ رِشی ۔ برہمن کا طلسم ۔ عصا ۔ کلیمی ۔ فرنگ

کریں گے اہلِ نظر تازہ بستیاں آباد
مری نگاہ نہیں سوئے کوفہ و بغداد

یہ مدرسہ، یہ جواں یہ سُرور و رعنائی
اِنہیں کے دم سے ہے مئے خانہ فرنگ آباد

نہ فلسفی سے نہ مُلا سے ہے غرض مجھ کو
یہ دل کی موت وہ اندیشۂ نظر کا فساد

فقیہِ شہر کی تحقیر، کیا مجال میری
مگر یہ بات کہ میں ڈھونڈتا ہوں دل کی کشاد

کیے ہیں فاش رموزِ قلندری میں نے
کہ فکرِ مدرسہ و خانقا ہو آزاد

رِشی کے فاقوں سے ٹوٹا نہ برہمن کا طلسم
عصا نہ ہو تو کلیمی ہے کارِ بے بنیاد

(کلیاتِ اقبال)

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف) پہلے شعر کے مطابق شاعر ''اہلِ نظر'' سے کیا مراد لیتے ہیں؟

ب) مئے خانہ فرنگ کس طرح آباد رہتا ہے؟

ج) تیسرے شعر میں شاعر کو کن کن سے فساد کا اندیشہ رہتا ہے اور کیوں؟

د) رموزِ قلندری سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

ہ) فقیہہ شہر کی تحقیر شاعر کے لیے کیوں مشکل ہے؟

۲۔ غزل کے مطابق درج ذیل میں دُرست جواب کا انتخاب کریں۔

الف) آباد، فساد، بغداد استعمال ہوئے ہیں بطور۔

i) قافیہ ii) تشبیہ

iii) استعارہ iv) ردیف

ب) ''عصا'' صفت ہے۔

i) مبالغہ ii) تجنیس

iii) تلمیح iv) تضاد

ج) شاعر فلسفی کو سمجھتا ہے۔

i) دل کی موت ii) نظر کا فساد

iii) ایک راہنما iv) ایک عالم

د) خانہ فرنگ سے مراد ہے۔

i) علمی ادارے ii) خانقاہیں

iii) تفریح گاہیں iv) انگلستان

۳۔ درج ذیل کی مختصر وضاحت کریں۔

رِشی کے فاقے ۔ برہمن کا طلسم ۔ کوفہ و بغداد ۔ اندیشۂ نظر

۴۔ شاعر کے نزدیک کلیمی کب بے کار ہوتی ہے؟

۵۔ کالم ''الف'' کا تعلق کالم ''ب'' سے ظاہر کریں اور ''ج'' میں تحریر کریں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
آزاد	اسم مکاں	....
فکر مدرسہ	قافیہ	....
کوفہ	مرکب اضافی	....
دم	تشبیہہ/ اسم زماں	....

۶۔ غزل کے آخری دو اشعار کی تشریح کریں۔

۷۔ غزل میں استعمال کی گئیں مختلف تشبیہات کی نشاندہی کریں۔

۸۔ درج ذیل مرکبات/ تراکیب/ الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

اہلِ نظر۔ فقیہہ شہر۔ دل کی کشاد۔ رموزِ قلندری۔ رِشی کے فاقوں۔ برہمن کا طلسم۔ عصائے کلیمی۔ سوئے کوفہ۔ مئے خانہ فرنگ

صنائع بدائع اور ان کی پہچان

تعریف: لفظ صنائع صنعت کی جمع ہے اِس کے لغوی معنی ''ہنر مندی اور کاری گری'' ہیں۔ اصطلاحی مفہوم وہ عجیب و غریب نکات اور باریکیاں ہیں۔ جو عام طور پر نظم میں ظاہر کی جائیں۔ اس کے ساتھ لفظ بدیع آتا ہے۔ تو یہ لفظ بدیع کی جمع ہے۔ جس کے لغوی معنی ''نئی اور انوکھی چیز'' کے ہیں۔ اصطلاحی مفہوم علم بدایع وہ علم ہے۔ جس میں کلام کی خوبیوں پر بحث کی جائے۔ اور کلام کی خوبیاں دو قسم کی ہیں۔ ایک لفظی خوبیاں اور دوسری معنوی خوبیاں ہیں۔ اور ان کو دوسرے لفظوں میں صنائع لفظی اور صنائع معنوی کہتے ہیں۔ علم بدیع کے ذریعے کلام میں رنگینی، دل آویزی، خوبصورتی اور دل کشی پیدا کی جاسکتی ہے اور اِن طریقوں کے ذریعے سے تحریر اور تقریر کو بہتر اور موثر بنایا جاسکتا ہے۔

مختلف اقسام: علم صنائع و بدایع کی متعدد اقسام ہیں۔ لیکن چند ایک اقسام درج ذیل یں۔

حسنِ تعلیل ۔ صنعتِ تضاد ۔ مراۃ النظیر ۔ تلمیح ۔ صنعتِ ایہام ۔ صنعتِ ترصیع ۔ لف ونشر۔ تجنیس۔ اشتقاق۔ صنعتِ تکرار۔ مبالغہ۔

سرگرمیاں

۱۔ اساتذہ طلبہ سے کسی غیر مطبوعہ یا تکنیکی (کمپیوٹر) متن لکھوائیں۔
۲۔ کسی غیر مطبوعہ یا تکنیکی (کمپیوٹر) متن کا تجزیہ کروا کے ان سے تنقیدی رائے لیں۔
۳۔ طلبہ کو شاعرِ مشرق کی اور غزلیات بھی سنائیں۔

اشاراتِ سبق

۱۔ اساتذہ طلبہ کو بیسویں صدی کے اوائل کے اُردو غزل میں موجود رجحانات پر لیکچر دیں۔
۲۔ اُردو غزل کی تاریخ میں شاعرِ مشرق کا مقام بتائیں۔
۳۔ شاعرِ مشرق کے اُسلوبِ غزل گوئی پر سیر حاصل بحث کریں۔